بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محدث دھلی

نگران اصول
مولانا عبید اللہ صاحب رحمانی
شیخ الحدیث

مدیر مسئول
نذیر احمد املوی
رحمانی

نمبر ۲	ماہ جون ۱۹۳۹ء مطابق ماہ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ	جلد ۷

چند تازہ عبرت انگیز حوادث

جب آزادی اور حریت کی فضا میں رہ کر جذبات واحساسات بیدار رہیں تو ادنیٰ سے ادنیٰ ٹھوکر بھی انسان کو ہوشیار اور چوکنا رکھتی ہے۔ لیکن کسی خاص ماحول میں صدیاں گذر جانے کے بعد، جب صرف عملی ہی قوتیں نہیں بلکہ سمجھنے بوجھنے اور جانچنے پہچاننے کی صلاحتیں بھی سلب کرلی جائیں، تو بڑی سے بڑی چیخ اور سخت سے سخت کڑک تو کجا؟ ہولناک دھماکہ بھی کوئی اثر پیدا نہیں کرسکتا یہی حال آج ہمارا ہے۔ دولت وحکومت تو مدت ہوئی جاچکی، اور اسی کا اثر ہے کہ آہستہ آہستہ مذہب اور احساسات مذہب بھی دن بدن زوال پذیر ہیں۔ خدا کی طرف سے تنبیہات کا سلسلہ قائم ہے، لیکن افسوس! کوئی سننے والا کان، اور توجہ کرنیوالا دل ہی نہیں۔ زندگی کا ہر لمحہ کسی نہ کسی قومی یا شخصی حادثے کو سامنے لاکر فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ (اے آنکھوں والے! ان واقعات اور حوادث کو اپنی آنکھوں سے دیکھکر عبرت حاصل کرو) کی فطری آواز سے ہمیں اپنی اصلاح حال کی طرف متوجہ ہونے کی دعوت دیتا رہتا ہے لیکن یہاں تو کفر والحاد، غفلت وجمود کی مسموم ہواؤں نے ہمیں سُن کر رکھا ہے۔ پس احساس ہو تو کیونکر؟ اور حرکت ہو تو کیسے؟

۴ر اپریل ۱۹۳۹ء کو عراق کے نوجوان فرمانروا شاہ غازیؒ کا انتقال بغداد میں کتنی دردانگیز حالت میں ہوا۔ آپ اپنی موٹر کو خود ہی چلاتے ہوئے تیزی کے ساتھ اپنے شاہی محل کی طرف جارہے تھے کہ یکایک موٹر ایک بجلی کے کھمبے کے ساتھ اس زور سے ٹکرائی کہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی اور شاہ موصوف کا سر پھٹ گیا۔ آپ فوراً بیہوش ہوگئے۔ اور ڈاکٹروں کے ہزاروں جتن کے باوجود اسی غشی اور بے ہوشی کے عالم میں صرف چالیس منٹ کے بعد آپ کی روح پرواز کرگئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۵

شاہ موصوف ۲۱ سال کی عمر میں ابھی ۱۹۳۳ء ہی میں تخت نشین ہوئے تھے، لیکن اپنی حکومت کے اسی پانچ چھ سالہ دور میں